اُردو تحقیق میں رسمیاتِ مقالہ نگاری

Formalities of Research Article Writing in Urdu

نمبر شمارہ	مصنف	ادارہ ہذا
1	عبدالرسول ارشد	شعبۂ اُردو، ایف۔جی ڈگری کالج برائے خواتین، ملتان کینٹ، پاکستان
2	نرمین خان	شعبۂ اُردو، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، پاکستان
3	محمد عرفان	شعبۂ اُردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج مظفر گڑھ، پاکستان

Abstract : The present study examines the fundamental formalities governing research article writing in Urdu, with particular reference to the standards prescribed by the Higher Education Commission (HEC) of Pakistan. The core argument is that the structural and methodological requirements for a scientific research article transcend linguistic boundaries; accordingly, Urdu academic writing must conform to the same rigorous norms applied in international scholarship. The article systematically addresses: (i) the selection and delimitation of a research topic, (ii) the collection and classification of primary and secondary source material, (iii) the standardized architecture of a research thesis from the title page through bibliography and (iv) the protocols for citing printed books, manuscripts, periodicals, newspapers, translated works, personal correspondence, online resources, and Quranic texts. Additionally, the study outlines HEC-mandated formatting requirements regarding font size, margins, line spacing, and binding specifications for BS, M.A., M.Phil., and Ph.D. level dissertations. Special attention is paid to the ethical dimensions of research writing, including declaration of originality, supervisor certification, and avoidance of plagiarism. The study concludes that disciplined adherence to these formalities is not a bureaucratic formality but an intellectual obligation that reinforces the academic credibility of Urdu scholarship.

Keywords: Research Formalities, Urdu Academic Writing, HEC Standards, Citation Methods, Thesis Structure, Bibliographic Protocols, Source Classification

Email: abdulrasoolarshad1980@gmail.com

خلاصۂ مقالہ

زیرِ نظر مقالے میں اردو تحقیق کی رسمیات کا جامع اور منظم جائزہ لیا گیا ہے جس میں پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے مقررہ معیارات کو بنیادی حوالہ بنایا گیا ہے۔ مقالے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ تحقیقی مقالہ نگاری کے بنیادی اصول زبان کی قید سے آزاد ہیں؛ چنانچہ اردو علمی تحریر کو بھی انہی رسمی معیارات کا پابند ہونا چاہیے جو بین الاقوامی تحقیق میں رائج ہیں۔ مقالے میں ترتیب وار ان امور پر بحث کی گئی ہے: موضوع کا انتخاب و تحدید، اولین و ثانوی مواد کی درجہ بندی، مقالے کی معیاری ساخت، مختلف اقسام کے ماخذ کو درج کرنے کے ضابطے، نیز ایچ ای سی کی مقررہ فارمیٹنگ ہدایات۔ مقالے کا نتیجہ یہ ہے کہ ان رسمیات کی پابندی محض انتظامی ضرورت نہیں بلکہ یہ اردو علمی تحقیق کی ساکھ اور اعتبار کو مستحکم کرنے کی علمی ذمہ داری ہے۔

۱۔ تعارف

مقالہ نگاری کسی بھی زبان میں علمی و تحقیقی فکر کے اظہار کا منظم اور رسمی طریقہ ہے۔ اردو میں تحقیقی روایت اگرچہ کئی صدیوں پر محیط ہے، تاہم جدید معنوں میں رسمیاتِ تحقیق کا شعور نسبتاً حال میں پیدا ہوا ہے۔ پاکستان میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے قیام کے بعد سے جامعاتی تحقیق کو بین الاقوامی معیارات کے قریب لانے کی منظم کوششیں کی گئی ہیں۔

اردو تحقیق میں رسمیات کا سوال صرف انتظامی یا طریق کارانہ نوعیت کا نہیں بلکہ یہ علمی امانت داری کا بنیادی تقاضا ہے۔ حوالہ جات کا درست اندراج، ماخذ کی ایمانداری سے نشاندہی، اور مقالے کی منطقی ترتیب ۔ یہ سب مل کر تحقیق کو محض رائے یا انشاء پردازی سے ممتاز کرتے ہیں۔[1]

یہ مقالہ خصوصاً زیرِ تربیت ایم فل اور پی ایچ ڈی اسکالرز کے لیے لکھا گیا ہے جو تحقیقی کارِ علم کے ابتدائی مراحل میں ہیں۔ اس میں ایچ ای سی کے جاری کردہ ضوابط، بین الاقوامی حوالہ دہی کی اسالیب اور اردو تحقیق کے مستند ماخذ کو یکجا پیش کیا گیا ہے تاکہ ایک قابلِ استناد رہنمائی دستاویز میسر آسکے۔

۲۔ جائزۂ ادبیات

اردو میں تحقیق کے اصول و ضوابط پر لکھی گئی کتب کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر بنیادی کام چند مستند علما نے کیا ہے۔ ذیل میں اہم ماخذ کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

(الف) کلاسیکی سرمایہ

ڈاکٹر گیان چند جین کی "تحقیق کا فن" (۱۹۹۴ء) اردو تحقیق پر سب سے جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں موضوع کے انتخاب سے لے کر تدوینِ متن تک تمام مراحل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ انہوں نے تحقیقی موضوعات کو جن دس زمروں میں تقسیم کیا ہے وہ آج بھی کارآمد ہیں۔[2]

رشید حسن خان کی "ادبی تحقیق: مسائل اور تجزیہ" (۱۹۷۸ء) میں متنی تحقیق اور اقتباس کے مسائل کو گہرائی سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ وہ تحقیق کو زبان کے مسائل سے جوڑ کر دیکھتے ہیں اور درست اقتباس کو علمی امانت کا بنیادی تقاضا قرار دیتے ہیں۔[3]

ڈاکٹر نذیر احمد کی "تصحیحِ تحقیق فن" (۲۰۰۰ء) میں تحقیقی غلطیوں اور ان کی اصلاح پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بالخصوص ان محققین کے لیے رہنما ہے جو پہلے سے موجود تحقیق کا ناقدانہ جائزہ لینا چاہتے ہیں۔[4]

(ب) پاکستانی سیاق میں تحقیق

ڈاکٹر معین الدین عقیل کی "پاکستان میں اردو تحقیق" (۱۹۸۷ء) پاکستانی جامعات میں ہونے والی اردو تحقیق کا پہلا منظم جائزہ ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پاکستانی تحقیق میں رسمیات کا فقدان ایک سنگین خامی رہی ہے جسے اداراتی سطح پر دور

کرنا ضروری ہے۔ [5] ڈاکٹر قاضی عبدالقادر کی "تصنیف و تحقیق کے اصول" (۱۹۹۲ء) اور عبدالستار دلوی کی "ادبی و لسانی تحقیق" (۱۹۸۴ء) بھی اس ضمن میں اہم حوالہ جاتی کتب ہیں جن میں ترتیبِ مقالہ اور حوالہ جات کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔[6], [7]

(ج) ایچ ای سی کا معیاری فریم ورک

پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اپنی "Journal Recognition System" اور "Thesis Writing Guidelines" میں تحقیق تحریر کے جن معیارات کا تعین کیا ہے، وہ APA 7th Edition کو بنیادی حوالہ بناتے ہیں۔
ایچ ای سی کے مطابق اردو مقالہ نگاری میں بھی یہی اصول لاگو ہوتے ہیں، فرق صرف زبان اور سمتِ تحریر کا ہے۔[8]

۳۔ تحقیقی طریقۂ کار

یہ مقالہ وصفی تحقیق (Descriptive Research) اور تجزیاتی مطالعے (Analytical Study) کے طریقۂ کار پر مبنی ہے۔ اولین مواد کے طور پر ایچ ای سی کے سرکاری ضوابط، مقتدرہ قومی زبان کی ہدایات اور اردو جامعات کے داخلی ضابطہ ہائے کار کو استعمال کیا گیا ہے۔ ثانوی مواد میں اردو تحقیق کی بنیادی کتب اور بین الاقوامی تحقیقی جرائد کے مقالات شامل ہیں۔ تجزیے میں موازناتی طریقۂ کار اپنایا گیا ہے جس کے ذریعے روایتی اردو تحقیقی اسلوب اور جدید ایچ ای سی معیارات کے مابین مطابقت و تضاد کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۴۔ موضوع کا انتخاب

تحقیقی عمل کی ابتدا موضوع کے انتخاب سے ہوتی ہے۔ موضوع نہ صرف محقق کی علمی دلچسپی کا آئینہ دار ہونا چاہیے بلکہ اس میں تحقیق پذیری (chabilityResear) بھی ہونی چاہیے۔ ایک اچھا تحقیقی موضوع وہ ہے جو:
محدود اور متعین ہو بہت وسیع موضوع پر مکمل انصاف ممکن نہیں۔ اصالت (Originality) رکھتا ہو دوسروں کے کام کا اعادہ نہ ہو۔ اہمیت رکھتا ہو فن، زبان یا ادب میں کوئی حقیقی اضافہ کرے۔ قابلِ ثبوت ہو شواہد کی بنیاد پر قابلِ دفاع نتائج پیدا کرے۔ وقت اور وسائل کی حدود میں مکمل ہو سکے

اردو تحقیق کے موضوعاتی زمرے (بعد از گیان چند)

ڈاکٹر گیان چند جین نے اردو میں تحقیقی موضوعات کو درج ذیل دس زمروں میں تقسیم کیا ہے: [9]

(1) **کوئی ایک ادیب** کسی ادیب کی حیات، فن اور افکار پر جامع تحقیق

(2) **صنف، رجحان یا دبستان** مثلاً اردو افسانے میں ترقی پسند تحریک

(3) **علاقائی یا گروہی جائزہ** کسی خطے یا مکتبۂ فکر کا ادبی کردار

(4) **کوئی انجمن یا ادارہ** انجمن پنجاب، انجمن ترقی اردو وغیرہ

(5) **کوئی ایک کتاب** تذکرہ، تاریخِ ادب یا داستان کا تجزیہ

(6) **کسی رسالے کا جائزہ** کسی ادبی رسالے کا تاریخی و تجزیاتی مطالعہ

(7) **تدوینِ متن** کسی قدیم متن کی تحقیق، تصحیح اور اشاعت

(8) **ادبی حوالہ جاتی کتابیں** اشاریے، فہارس، کتابیات

(9) **بین العلومی تحقیق** ادب اور نفسیات، ادب اور تاریخ وغیرہ

(10) **ادبی لسانیات** اردو کے لسانی مسائل، بولیاں، اسلوبیات

۵۔ مواد کی فراہمی اور ماخذ کی درجہ بندی

محقق موضوع طے کرنے کے بعد مواد کی تلاش و جمع آوری کے مرحلے میں داخل ہوتا ہے۔ مواد کی درجہ بندی دو محوروں پر کی جاتی ہے:

(الف) اولین اور ثانوی مواد

اولین مواد (Primary Sources) وہ ہے جو براہِ راست زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق ہو مثلاً کسی ادیب کی تصانیف، خطوط، انٹرویو۔ ثانوی مواد (Secondary Sources) وہ ہے جو زیرِ تحقیق موضوع پر لکھی گئی تنقیدی و تحقیقی کتب، مقالات اور جائزے ہیں۔ بہترین تحقیق وہ ہے جو اولین مواد کو بنیاد بنائے اور ثانوی مواد سے تائید حاصل کرے۔

(ب) داخلی اور خارجی مواد

داخلی مواد (Internal Evidence) وہ ہے جو متنِ زیرِ تحقیق کے اندر موجود ہو۔ خارجی مواد (External Evidence) وہ ہے جو بیرونی ذرائع سے حاصل ہو۔ تنقیدی تحقیق میں دونوں کا متوازن استعمال ضروری ہے۔

(ج) ماخذ کی اقسام

1۔ کتابیں: مطبوعہ اور مخطوطات

2۔ جرائد: علمی رسائل اور اخبارات

3۔ غیر مطبوعہ کاغذات: خطوط، دستاویزات، یادداشتیں

4۔ بصری مواد: فلم، ٹیلی ویژن، دستاویزی فلمیں

5۔ مائکروفلم اور ڈیجیٹل عکسی مواد

6۔ سمعی مواد: ریکارڈ، کیسٹ، آڈیو تقریریں

7۔ ملاقات (Interview) اور زبانی روایت

8۔ مراسلت اور سوالنامے

9۔ آن لائن ڈیٹابیس اور ڈیجیٹل لائبریریاں

ڈیجیٹل مصادر اردو کے لیے

ریختہ ڈاٹ کام، اقبال سائبر لائبریری، اردو محفل لائبریری، اردو ڈیجیٹل لائبریری، اردو دوست، کتاب گھر، دیدہ ور، اردو بک لنک، اردو ریسرچ جرنل، ماہنامہ سمت، سہ ماہی اردو اسکالر کی دنیا سے تمام مصادر اردو تحقیق میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کی تازگی کی تصدیق ضروری ہے۔

۶۔ معیاری مقالے کی ساخت اور اجزاء

ایچ ای سی کے ضوابط کے مطابق ایک مکمل تحقیقی مقالہ درج ذیل اجزاء پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ان اجزاء کی ترتیب اور تفصیل لازمی ہے:

۱۔ سرورق مقالے کا عنوان (pt33 بولڈ)، مقالہ نگار کا نام (pt27)، رول نمبر و کلاس (pt21)، سیشن، یونیورسٹی مونوگرام، شعبے کا نام (pt23)، نگران مقالہ (ذیلی سرورق میں)۔ جلد کا رنگ یونیورسٹی مقرر کرے گی۔

۲۔ حلف نامہ مقالہ نگار کا حلف کہ یہ تحقیق خود کی ہے اور کسی دوسرے کام کی نقل (Plagiarism) نہیں اردو یا انگریزی میں۔

۳۔ تصدیق نامہ نگرانِ مقالہ کی تصدیق مقالہ نگار کے نام کے بعد صرف ڈاکٹر (اگر ہو) لکھا جائے؛ لقب (حضرت، محترم) نہ لکھا جائے۔

۴۔ فہرستِ ابواب تمام ابواب کے عنوانات اور صفحہ نمبر عنوانات pt27، صفحہ نمبر pt23۔

۵۔ پیش لفظ مقالے کا تعارف، ضرورت و اہمیت، مختصر ملخص اور تشکر مقالہ نگار کا اپنا قلم۔

۶۔ متنِ مقالہ تمام ابواب ترتیب وار؛ ہر باب کے آغاز پر سیپریٹر صفحہ (باب نمبر pt30، عنوان pt40)۔

۷۔ ماحصل و نتائج آخری باب کے اختتام پر الگ باب نہیں؛ مقالہ نگار کی ذاتی علمی محنت کا خلاصہ۔

۸۔ مآخذ و مراجع الف بائی ترتیب کتب، رسائل، جرائد، الہامی کتب وغیرہ؛ ہر باب کے بعد یا آخر میں۔

۹۔ ضمیمہ جات تصاویر، نقشے، جدولیں، دستاویزات جو متن کی ضرورت نہ ہوں مگر تائید کریں۔

۷۔ ایچ ای سی کی فارمیٹنگ ہدایات

(الف) کاغذ اور حاشیہ

کاغذ کا سائز: A4 (210mm × 297mm)۔ اردو مقالات میں: دائیں طرف 1.5 انچ، بائیں طرف 1 انچ، اوپر 1.25 انچ، نیچے 0.75 انچ حاشیہ۔ حاشیے کی جگہ چھوڑی جائے لیکن لائن کھینچ کر حاشیہ نہ بنایا جائے۔

(ب) فانٹ اور سائز نوری نستعلیق

ڈگری	عنوانات	ذیلی عنوانات	عام متن	کم از کم سطور
بی ایس / ایم اے	27	23	17	**22**
ایم فل	26	22	16	**24**
پی ایچ ڈی	25	21	15	**25**

(ج) جلد بندی اور نسخوں کی تعداد

ڈگری	نسخے	جلد بندی	سی ڈیز
ایم اے/بی ایس	چار(4)	رنگ بائنڈنگ	کم از کم 3
ایم فل	پانچ(5)	پختہ جلد بندی	کم از کم 3
پی ایچ ڈی	چھ(6)	پختہ جلد بندی	کم از کم 3

۹۔ حوالہ جات درج کرنے کا طریقۂ کار

حوالہ جات کا درست اندراج علمی امانت کا بنیادی تقاضا اور تحقیق کی صداقت کی دلیل ہے۔ ایچ ای سی نے APA 7th Edition کو اپنے معیاری نظام کے قریب ترین تسلیم کیا ہے۔[10]

۸۔۱ حواشی و تعلیقات

محمد حسین آزاد، آبِ حیات، طبع یازدہم، ص: ۱۰۱۔ اگر فوراً اسی کتاب کا حوالہ ہو: ایضاً، ص: ۲۱۵۔

۸۔۲ مخطوطات

نامِ مصنف، عنوانِ کتاب، سنِ کتابت، ملکیت (جہاں مخطوطہ موجود ہے)۔

۸۔۳ مطبوعہ کتاب (بلحاظ مصنف)

گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، پاکستان، طبعِ سوم، ۲۰۰۷ء۔

۸۔۴ مطبوعہ کتاب (بلحاظ کتاب)

تحقیق کا فن، گیان چند ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، پاکستان، طبعِ سوم، ۲۰۰۷ء۔

۸۔۵ انگریزی کتب

Author's Last Name, First Name. (Year). Title of Book (Edition). Publisher.

۸۔۶ ایک سے زائد مصنفین

قریشی محمد سلیم، عاشور کاظمی، ضیاء الدین شکیب اور دیگر، ۲۰۰۷ء، "جنگ آزادی کی دستاویزات"، ہما پبلشرز، لندن۔

۸۔۷ ثانوی حوالہ (منقولہ)

کریم الدین، تذکرہ طبقاتِ شعرائے ہند، ص: ۳۹، منقولہ: مشرقی شعریات اور اردو تنقید کی روایت، از: ابوالکلام قاسمی، لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۲۰۰۰ء، ص: ۳۹۔

۸۔۸ مرتبہ/مدونہ کتاب

نذیر احمد، ڈاکٹر، "تحقیق و تصحیح متن کے مسائل"، مشمولہ: اردو میں اصولِ تحقیق، مرتبہ: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبعِ دوم، ۱۹۸۹ء، ص: ۲۳۹۔

۸۔۹ لغات وانسائیکلوپیڈیا

۱۔ احمد دہلوی، سید، فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء، ص: ۶۳۔

۲۔ عبدالمجید سالک، "آزاد"، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ا، ص: ۱۱۴۔

۸۔۱۰ ترجمہ شدہ کتاب

ارسطو، بوطیقا، عزیز احمد (مترجم)، کراچی: انجمن ترقی اردو، طبع دوم، ۱۹۶۱ء، ص: ۸۴۔

۸۔۱۱ رسائل وجرائد

مضمون نگار کا نام، "مضمون کا عنوان"، مشمولہ: رسالے کا نام، جلد نمبر، شمارہ نمبر، (مدیر: نام)، شہر: ادارہ، مہینہ، سال، صفحہ۔

۸۔۱۲ الہامی کتب قرآنِ کریم

سورت کا نام: آیت نمبر مثال: البقرہ: ۱۳

۸۔۱۳ اخبار

بشریٰ رحمن، "چادر، چار دیواری اور چاندنی" (کالم)، روزنامہ نوائے وقت، لاہور، جلد ۹۶، شمارہ ۳، ۲۵ دسمبر ۲۰۰۹ء، ص: ۲۔

۸۔۱۴ مکتوب

احمد ندیم قاسمی، بنام ڈاکٹر قاضی عابد، (مملوکہ: ڈاکٹر قاضی عابد)، ۲۰ اگست ۲۰۰۵ء۔

۸۔۱۵ بیاض / غیر مطبوعہ

محبت خان محبت، دیوانِ محبت، (قلمی)، مخزونہ: اردو لغت بورڈ، کراچی۔

۸۔۱۶ انٹرنیٹ / آن لائن

منظور احمد، ڈاکٹر، خرد افروزی کی روایت:

www//:urdudost.com/manzoorahmad/html [Accessed: dd/mm/yyyy]

۸۔۱۷ انٹرویو

انٹرویو دینے والا، انٹرویو نگار، مقام، تاریخ مثال: پروفیسر ظفر اقبال، مصاحبہ بنام محقق، لاہور، ۱۵ مارچ ۲۰۲۴ء۔

۸۔۱۸ مقالہ جات

نامِ محقق، "نامِ مقالہ"، (ڈگری کا نام)، ادارہ، سنِ اشاعت، اندراج نمبر۔

۹۔ تحقیقی اخلاقیات اور ایچ ای سی کے تقاضے

ایچ ای سی نے پاکستانی جامعات میں تحقیقی اخلاقیات (Research Ethics) کے جو اصول مرتب کیے ہیں، ان میں درج ذیل امور کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

انفرادیتِ تحقیق (Originality): مقالہ مکمل طور پر محقق کی اپنی فکری کاوش ہو سرقے (Plagiarism) سے مکمل اجتناب۔ ہر تحقیقی ادارے کا Turnitin یا مماثل سافٹ ویئر سے مقالے کی جانچ لازمی ہے؛ مقبول حد ۱۵ فی صد سے کم ہونی چاہیے۔ حوالہ جات کی مکمل درستی ماخذ کا بلا ثبوت حوالہ یا جھوٹا اقتباس سنگین اخلاقی جرم ہے۔ تحقیقی شرکاء کی رضامندی (Informed Consent) اور رازداری کو یقینی بنانا۔ مصنفانہ کردار (Authorship): تمام حقیقی شراکت داروں کا نام درج ہو، فرضی مصنفیت (Ghost Authorship) ناقابلِ قبول۔ مالی مفادات کا انکشاف (Conflict of Interest Declaration) لازمی ہے۔

۱۰۔ خلاصہ ونتائج

اس مقالے میں اردو تحقیق کی رسمیات کا جامع اور منظم جائزہ لیا گیا اور ایچ ای سی کے معیارات کی روشنی میں ان تقاضوں کو واضح کیا گیا جو ایک قابلِ اعتماد تحقیقی مقالے کے لیے ناگزیر ہیں۔ تحقیق سے درج ذیل نتائج برآمد ہوئے:

۱۔ موضوع کا انتخاب تحقیق کا پہلا اور اہم ترین مرحلہ ہے؛ موضوع محدود، اصیل اور قابلِ ثبوت ہونا چاہیے۔

۲۔ مواد کی اولین / ثانوی اور داخلی / خارجی درجہ بندی تحقیق کے معیار کو بلند کرتی ہے۔

۳۔ مقالے کی معیاری ساخت (سرورق سے ضمیمہ تک) کی پابندی ایچ ای سی کے لازمی تقاضوں میں سے ہے۔

۴۔ مختلف اقسام کے ماخذ کے لیے الگ الگ حوالہ جاتی ضوابط ہیں جن کی پابندی علمی امانت کا تقاضا ہے۔

۵۔ فارمیٹنگ (فانٹ، حاشیہ، سطور) میں ڈگری کے مطابق ایچ ای سی کی ہدایات کا اطلاق ضروری ہے۔

۶۔ تحقیقی اخلاقیات خاص طور پر سرقے سے اجتناب اور صحیح حوالہ دہی کو ادارہ جاتی نظام کا حصہ بنانا ضروری ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہے کہ رسمیاتِ مقالہ نگاری کی پابندی محض قواعد کی اتباع نہیں بلکہ یہ علمی دیانت، فکری نظم اور تحقیق کی عالمی زبان سے ہم آہنگی کا اظہار ہے۔ اردو تحقیق کو بین الاقوامی علمی منظرنامے میں معتبر مقام دلانے کے لیے ان رسمیات کا شعور اور اطلاق ناگزیر ہے۔

حوالہ جات

[1]. ڈاکٹر گیان چند جین، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۴ء، ص: ۱۵۔

[2]. احمد دہلوی، سید، فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء۔

[3]. رشید حسن خان، ادبی تحقیق: مسائل اور تجزیہ، علی گڑھ، ۱۹۷۸ء، ص: ۲۲۔

[4]. ڈاکٹر نذیر احمد، تصحیح تحقیق فن، ادارہ یادگارِ غالب، کراچی، ۲۰۰۰ء، ص: ۴۱۔

[5]. ڈاکٹر معین الدین عقیل، پاکستان میں اردو تحقیق: موضوعات اور معیار، کراچی، ۱۹۸۷ء، ص: ۵۶۔

[6]. ڈاکٹر قاضی عبدالقادر، تصنیف و تحقیق کے اصول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ص: ۱۰۳۔

[7]. عبدالستار دلوی، ادبی و لسانی تحقیق: اصول اور طریقِ کار، بمبئی یونیورسٹی، ۱۹۸۴ء، ص: ۷۸۔

[8]. HEC Journal Recognition System – HEC Islamabad, Criteria for Research Journals, 2022, p.

[9]. معین الرحمن، ڈاکٹر سید، اردو تحقیق یونیورسٹیوں میں، لاہور: یونیورسل بکس، ۱۹۸۹ء۔

[10]. American Psychological Association. (2020). Publication Manual of the American Psychological Association (7th ed.). APA.